نابالغ کی اِمامت

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

نابالغ کی امامت

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

زمانے کے حالات نے ایسی کروٹ بدلی کہ یہود وہنود کی بے راہ روی کی یلغار نے لوگوں کو کج فہم بنادیا۔جس طرح ان کے راہبوں/علماء نے ان کو اپنی مرضی کے مسائل کو جگہ دی ویسے ہی ان کی دیکھا دیکھی چندنام کے مسلمان مجتہدوں نے دین حقہ کے متفقہ مسائل کواپنی کم علمی اورکم مائیگی کانشانہ بنایا جس میں ایک مسئلہ''نابالغ کی امامت'' کا ہے جوصدیوں سے رائج ہے جسے اس پرفتن دور میں ایک نئی جدت کے ساتھ حضرت ممدوح حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے پھراُجاگرکیاہے کہ جہاں کہیں عقیدت واحترام کے گلشن کوگردڈھانپے کی کوشش کرے وہاں اس کی صفائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے اس کاحق حضرت ممدوح نے مکمل طورپراداکیاہے۔یہ کتابچہ علم کے متلاشیوں کے لئے روشنی کا مینار ہے بلکہ خطیب وامام کے پاس اس کا ہونا ازحد ضروری ہے۔یہ رضویت کے ایک مہکتے ہوئے پھول کی خوش رنگی اور خوشبوکا اظہار ہے۔حضرت ممدوح نے فقہ کے بحرمیں غوطہ زن ہوکرچندایسے موتی نکالے ہیں جوکہ ہرایک کے بس کی بات نہیں اورایک ایسا گلدستہ بنادیاہے جس سے سب دل ودماغ معطر ہوگئے ہیں۔

حکیم قاری اعجاز احمد بدرالقادری قطب شاہی

مدینہ آباد فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

غیر بالغ کی امامت کے قائل غیر مقلدین وہابی تو تھے ہی لیکن ٹیڈی مجتہدین بھی ان کے حامی ہوگئے تیسرے نیم ملا خطرۂ ایمان بن گئے جبکہ فقہ کی کسی کتاب سے غیر ظاہر الروایۃ سے جواز کا حوالہ گیا چوتھے نماز چور نمازی بھی خوش ہوگئے کہ اپنا ننھا حافظ موجود ہے تو پھر تراویح میں مہنگے حافظ کے کون نخرے برداشت کرے۔ فقیر نے ان چاروں کے لئے یہ رسالہ محققانہ پیش کیا ہے تاکہ مسلمانوں کی نمازیں بالخصوص تراویح ضائع نہ ہوں۔

نمازی برادری

نماز فرائض ہوں یا نوافل (تراویح وغیرہ) سے رضائے حق تعالیٰ مطلوب ہے تو امام اسے مقرر کریں جو شرعی شرائط رکھتا ہے مثلاً سنی العقیدہ بقدر ضرورت مسائل وطہارت کے مسائل سے واقف عالم دین ہو تو سبحان اللہ۔ حافظ، قاری اور داڑھی مشت برابر کا پابند، نیک، تراویح کے لئے شرعی شرائط کے مطابق تلاش کریں فصلی تاجر حافظ سے پرہیز کریں اگر نہیں ملتا تو اس سے چند آیات سے تراویح پڑھنا بہتر ہے۔ غیر بالغ حافظ، قاری کتنا ہی خوش الحان ہو اس کے پیچھے تراویح، فرائض ونوافل، جنازہ ہر طرح کی نماز ناجائز ہے اگرچہ اس کی اپنی نماز ہوگی اور غیر بالغوں کی بھی لیکن بالغ مردوں اور عورتوں کی نہ ہوگی۔ اس کی تفصیل وتحقیق فقیر کی تصنیف ہذا سے بڑھ کر اتنا بڑا مواد نہ ملے گا۔ انشاء اللہ

ھذا آخر ما رقمہ

الفقیر القادری محمد فیض احمد الاویسی غفرلہٗ

بہاولپور۔ ۱۷ رجب ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد! اہل اسلام کی خوش بختی ہے کہ ان کے چھوٹے بچے بھی حفظ القرآن کی دولت سے مالا مال ہیں ورنہ سابقہ اُمم کے صرف انبیاء علیہم السلام ہی حافظ کتب الٰہیہ ہوتے۔

نیز یہ بھی ان کی سعادت ہے کہ قرآن مجید تراویح میں سننے کا ذوق رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں مساجد رشک ملائکہ بن جاتی ہیں اور ذوق وفرت کا یہ عالم ہے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حفاظ کرام دو دو تین تین ختم القرآن سنانے کے باوجود بعض مساجد ختم (القرآن) کے لئے خالی رہ جاتی ہیں چونکہ مسلمانوں پر جب سے انگریز لعین نے قبضہ جمایا اکثر پر جہالت اور اسلامی شعور کی نہ صرف قلت بلکہ جہالت از علوم اسلامیہ عین مراد بن گئی اسی لئے اسلامی ذوق پورا کرنے کے لئے لاعلمی سے غیر بالغ بچوں (حفاظ) سے تراویح پڑھاتے ہیں بلکہ بوقت ضرورت فرض عین کی جماعت بھی ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے ہیں اس طرح سے ان پر فرض عین کا بوجھ سر پر رہا اور تراویح کی ادائیگی بے سود گئی۔

نیم ملا

بعض جہال مولوی نما اور بعض پروفیسر ووکلاء اور ڈاکٹر غلط اجتہاد کا دم بھرنے والے بھی غلط راہ پر لگا دیتے ہیں ان میں ایک یہ مسئلہ نابالغ کی امامت کا بھی ہے ان سے سن کر یا اعتماد کر کے نابالغ کے پیچھے پڑھ لی تو اس کی سزا وہی نیم ملا اور جاہل مجتہد پائیں گے ہاں جب محققین سن پائیں تب بھی نابالغ کی امامت میں نماز پڑھیں گے تو دوہرا گناہ اس کے سر پر ہوگا ایک نماز کے عدم جواز کا دوسرا محققین کے فتاویٰ کو غیر معتبر سمجھنے کا۔

متفق علیہ فیصلہ

نابالغ کے پیچھے بالغ مرد وعورت کی نماز ناجائز ہے اس پر تمام محققین احناف کا اتفاق ہے مندرجہ ذیل کتب میں تصریحات موجود ہیں۔

اسماء کتب احناف

نیم ملا اور غلط مجتہدین کو دعوتِ اصلاح ہے کہ ان کتب احناف وغیرہ ہم کا فیصلہ پڑھ لیں۔

منیہ المصلی، کبیری قدوری، جوہرہ نیرہ، کنز الدقائق بحر الرائق، وقایہ عمدۃ الرکنوز الحقائق، منتخلص الحقائق، معیار الحقائق

،المشہو رعینی شرح ،دقایہ عمدۃ الرعایۃ ،ہدایہ عنایہ، کفایہ، فتح القدیر، قاضی خان، فتاوی عالمگیر، فتاوی رضویہ، فتاوی سراجیہ، فتاوی بزازیہ، فتاویٰ امینیہ، فتاویٰ کبیر، محیط غایۃ الا طاور، مبسوط سرخسی ،ابوالمکارم، شرح مختصر وقایہ، نورالہدایہ، طحطاوی ،مراقی الفلاح نوالایضاح، روالمختار ورالمختار، منحۃ الخالق علی بحرالرایق، بدائع فتاوی، جامع الفوائد ارکان، خلاصۃ الفتاوی ،چلپے حاشیہ، شرح وقایہ مبسوط سرخسی ،مظاہر حق، فتاویٰ عبدالحیٔ و فتح المعین، ابوالسعو د، قیام اللیل بخاری، عینی شرح بخاری، مصنف ابن ابی شیبہ، خزانۃ العلوم، خزانۃ المفتین ،ابوالقاسم، حاشیہ شرح وقایہ وغیرہ۔

نوٹ

صرف نمونہ کے طور پر چند کتب مسطورہ کی ہیں ورنہ مسئلہ فقہ کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے۔

فہرست کتب غیر معتبرہ

جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا ہے مع نام مصنف کتاب و نام علمائے مانعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہ

یہاں کتب غیر معتبرہ کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا اور غیر معتبر کتاب کے مقابل اسی سطر میں اس کے مصنف کا نام بھی لکھ دیا ہے اور معانعین علماء کا نام بھی درج کر دیا گیا تا کہ فتویٰ نویس لوگ تامل کے بعد فتویٰ نقل کریں اور دھوکہ نہ کھائیں۔ **وما علینا الا البلاغ**

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	نام مانعین
۱	قنیہ	ابوالراجا نجم الدین مختار بن محمود زاہد غزبلینی معتزلی	ابن ولھان مولانا برکلی شامی طحطاوی
۲	حاوی	ایضاً	ابن عابدین شامی
۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	مولانا عصام الدین
۴	السراج الوہاج	ابوبکر بن محمد حدادی فخر الدین رومی	مولانا برکلی
۵	مشتمل الاحکام	فخر الدین رومی	ایضاً
۶	کنز العباد	علی بن احمد غوری	جمال الدین مرشد، ملاعلی قاری
۷	مطالب المومنین	بدر الدین بن تاج بن عبدالرحیم لاہوری	ابن عابدین شامی

۸	خزانۃ الروایات	قاضی جکن حنفی ساکن قصبہ کن ضلع گجرات	ایضاً
۹	شرعۃ الاسلام	رکن الاسلام امام زادہ محمد بن ابوبکر چوغتی	ابن عابد شامی
۱۰	الفتاوے والصوفیہ	فضل اللہ محمد بن ایوب	مولانا برکلی ابن کمال پاشا
۱۱	فتویٰ طوری	x	ابن عابدین شامی
۱۲	فتاوے ابراہیم شاہی	قاضی شہاب الدین ملک العلماء یا نظام الدین گیلانی	مولانا عبدالقادر بدیوانی
۱۳	خلاصۃ الکیدانے	لطف اللہ نسفی	مولانا عبدالحیٔ لکھنوی
۱۴	ابن نجیم	زین العابدین مصری	ابن عابدین شامی
۱۵	شرح کنز	ملا مسکین	ایضاً
۱۶	شرح مختصر وقایہ	ابوالمکارم	ایضاً
۱۷	ترغیب الصلوٰۃ		
۱۸	قرآن خوانی		
۱۹	بہشتی زیور	مولوی اشرف علی تھانوی	امام احمد رضا بریلوی
۲۰	نور العین	نوٹ۔ یہ بھی چند نمونے ورنہ درجنوں کتب فتاویٰ وغیرہ کی معتبر ہیں۔	
۲۱	فتاویٰ الفرائب		

فہرست قارئین عدم جواز

صحابہ کرام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عامر تابعین سیدنا مجاہد، سیدنا شعی، سیدنا عمر بن عبدالعزیز اور اقویٰ قول کے مطابق امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام سفیان ثوری، امام اروزاعی اور امام کا بھی یہی مذہب ہے۔

تصریحات صحابہ وتابعین

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیام اللیل میں لکھتے ہیں

قال لاوزاعی امامۃ الغلام الذی لم یحتلم جفاء و حدث فی الاسلام

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حدثنا ع داؤد ابن حزاج ابوعصام عن الاوز اعی عن واصل بن ابی بکر عن مجاھد قال لایوم غلام حتی یحتلم

اورفرمایا

فااسمعیل قال لایوم غلام حتی یحتلم

اورفرمایا

بن عیاش عن ابن جریح عن عطاء بن عمر بن عبدالعزیز قال لا یوم الغلام قبل ان یحتلف فی الفریضۃ والا فی غیرھا

نیز مصنف مذکور میں فرمایا

اسمعیل بن عیاش عن عبدالعزیز عن الشبعی قال لا یوم الغلام حتی یحتلم ۔

مولوی عبدالعزیز عینی ھدایہ

اُنہوں نے از سنن اثرم نقل کیا کہ

قال ابن مسعود لایوم الخلام الذی لا تجب الحدود وعن ابن عباس حتی یحتلم

چنانچہ یہ اثر کنوز الحقائق میں بھی ہیں۔

تصریحات محققین فقہاء کرام

(۱) امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در مبسوط شرح کافی حاکم شہید نے جلد اول صفحہ ۱۸۰ میں فرمایا کہ

واماالا قتداء بالصبی فی التطوع فقد جوزہ محمد بن المقاتل الرازی للحاجۃ الیہ والاصح عندنا انہ لایجوز لان نفل الصبی دون نفل البالغ حتی لایلزمہ القضاء بالافساد وبناء القوی علی الضعیف لاجوز کیف وقد قال رسول اللہ ﷺ الامام ضامن والصبی لا یصلح ضامناً لفلس فکیف

یصح منہ الضمان لصلوٰۃ المقتدی ۔

بہرحال نابالغ کی اقتداءنوافل میں محمد بن مقاتل رازی نے جائز فرمایا وہ بھی بوقت ضرورت لیکن اصح (صحیح تر) یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔

حاشیہ: امام شعبی نے فرمایا نابالغ بلوغت سے پہلے امامت نہ کرائے۔(صفحہ ۱۲)

حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ وہ لڑکا جس پر حدود کے قیام کا حکم نہیں وہ غیر بالغ ہے وہ امامت نہ کرائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نابالغ بلوغت سے پہلے امامت نہ کرائے۔اُویسی غفرلہٗ

اس لئے کہ نابالغ کی نفل کا درجہ بالغ کی نفل کے درجے سے کم ہے اس لئے کہ وہ توڑ دے تو اس پر قضاء نہیں دوسرا قوی کی بناء پر ضعیف کے پیچھے لازم آتی ہے اور وہ ناجائز ہے کیوں نہ ہو جبکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور غیر بالغ ضامن بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خود اس کے لائق نہیں تو مقتدی کی نماز کا ضامن کیسے ہوسکتا ہے۔

مبسوط کا تعارف

(۱) امام شامی جیسا محقق ردالمختار کی جلد اول میں اس کتاب کا تعارف کراتے ہیں

مبسوط السرخسی لایعمل بمایخالفہ ولا یرکن الا الیہ ولا یفتی ولا یعول الا علیہ۔

(۲) عالمگیری کے باب امامت میں ہے

والاصل فی ھذہ المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقہ جاز صلوٰۃ الامام ولایصح صلوٰۃ المقتدی (ھکذا فی المحیط)

ان مسائل کا قانون یہ ہے کہ امام کا حال اگر مقتدیوں سے قوی یا برابر ہو تو جائز ہے اگر امام مقتدی سے حال میں کم ہو تو امام کی نماز صحیح ہو جائیگی مقتدیوں کی نماز ناجائز ہوگی۔

مضبوط ضابطہ فقہ

نیم ملا اور ٹیڈی مجتہد سرسری طور پر مسائل فقہ کو دیکھ کر اسے عقلی ڈھکوسلوں سے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں بھی کچھ ایسی کاروائی کو کارگر بنایا جاتا ہے کہ لڑکا نابالغ جب امامت کراسکتا ہے اور مقتدی اس کام کا اہل نہیں تو پھر اس کی اقتداء میں کون سا حرج ہے۔فقہاء کرام نے ان کے اس خیال خام کا ردیوں کیا ہے کہ اقویٰ کی اقتداء اضعف سے نہیں ہوسکتی اور یہ صرف نابالغی کی بات نہیں اور بھی بہت سے مسائل اس قاعدہ پر مبنی ہیں مثلاً (۱) اقتداء (۲) بامرأۃ

(۳) اقتداء الطاہر بمحدث و بے وضو، وجب (۴) اقتداء المکتی (کپڑے پہننے والا) بالعاری (کپڑوں سے ننگا وغیرہ وغیرہ) اگر تمہارا عذر لنگ قابل قبول ہو تو اسلام کے بے شمار مسائل کو خیر باد کہنا پڑتا ہے اسی لئے محدثین نے فقہاء کرام کو داد دی کہ ان کی نگاہ مسائل کے ہر پہلو پہ ہوتی ہے اور سرسری نگاہ رکھنے والا صرف اپنے ایک مقصد تک محدود رہتا ہے جیسے دورِ حاضرہ کے ٹیڈی مجتہدین کا حال ہے اس کی مثال نابالغ امامت بھی ہے کہ ضرورت کو دیکھ کر اسلام کے ضوابط تو ختم نہیں کئے جاسکتے۔

قاعدہ مذکور کی تحسین

علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قاعدہ مذکورہ ایک ایسا عجیب ضابطہ ہے کہ اس سے بے شمار مسائل کا استخراج واستنباط کیا جاسکتا ہے۔

محیط کا تعارف

عالمگیری وغیرہ نے نابالغ کی امامت کے عدم جواز کا حوالہ محیط سے لیا ہے اس کا تعارف ضروری ہے۔ اس محیط کے مصنف امام برہان الدین علی صاحب ذخیرہ برہانی ہیں۔ آپ مجتہد فی المسائل اور فقہ النفس و صاحب البصیرۃ و صاحب النظر و صاحب الترجیح تھے۔ فقہ میں مطلقاً جہاں بھی محیط کا حوالہ ہو تو انہی کی محیط مراد ہے۔ (حلبی تمیذ ابن ہمام نے شرح منیہ میں اور مولوی عبدالحئی لکھنوی مرحوم نے مقدمہ شرح وقایہ میں بحوالہ مذکور)

فائدہ: محیط ایک اور بھی ہے اس کے مصنف امام رضی الدین ہیں وہ بھی معمولی شخصیت نہیں۔ آپ بھی مجتہد فی المسائل ہیں لیکن پہلی محیط کے مصنف سے بہت کم اور دوسرے فقہاء سے بلند وبالا۔

(۳) فتاویٰ امنیہ میں ہے

امامة البصی للرجال فی التروایح لایجور علی الصحیح واللصبیان یجوز خزانته المفتین (انتہی) درفتاویٰ کبیر لایقتدی به فی التراویح علی الصحیح وان قال بالجواز اکثر الخراسا نیة ویقتدیٰ لصبی بالصبی جامع الرموز انتهی۔

(۴) فتاویٰ کبیر میں ہے کہ

لایجوز الاقتداء بالصبی فی التراویح وان کان ابن عشر سنین هو الصحیح خزانته العلوم

(۵)اسی میں ہے کہ

وبعدم الجواز اخذ حسام الدین

تعارف امام حسام

فتاویٰ میں امام حسام الدین نے فرمایا ہم عدم جواز کا قول لیتے ہیں یہ امام مجتہد فی المذہب الحنفی تھے اور کتب طبقات الحنفیہ میں ان کے بہت بڑے کمالات علمیہ کا ذکر ہے۔

(۶)اسی میں ہے کہ

امامة الصبی فی التراویح والسنن المطلقة جوزها مشائخ بلخ ولم یجوز ها مشائخنا المختار انه لایجوز ان کان ابن عشر سنین وقال السرخسی الاصح انه لایجوزونی الخلاصة جوز ها فی التراویح مشائخ العراق وبه ناخذ ابو القاسم

ابوالقاسم حاشیہ شرح (وقایہ) نابالغ کی امامت تراویح وسنن مطلقہ میں بلخ کے مشائخ نے ناجائز بتائی ہے اور ہمارے مشائخ ناجائز فرماتے ہیں مختار بھی یہی ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اور ابوالمکارم میں ہے نصیر بن یحییٰ نے فرمایا کہ نابالغ کی امامت جائز ہے جب دس سال کا ہوا۔ امام سرخسی نے فرمایا صحیح تر یہ ہے کہ ناجائز ہے اور خلاصہ میں ہے کہ مشائخ خراسان نے تراویح میں جائز کہا اور عراق کے مشائخ نے ناجائز فرمایا ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ (ابوالقاسم حاشیہ، شرح وقایہ)

فائدہ

ترجیح اسی کو ہوتی ہے جہاں فقہاء فرمائیں وبه ناخذ۔

سوال

محمد بن مقاتل رازی کے نزدیک تراویح میں اقتدا الغلام جائز ہے اور سیدہ عائشہ سے بھی ثابت ہے۔

وعن محمد بن المقاتل الرازی انه قال یجوز فی التراویح امامة الصبی خاصة لان حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه کان یوم عائشة فی التراویح وکا ن صبیا

محمد بن مقاتل رازی نے فرمایا کہ صرف تراویح میں نابالغ کی امامت جائز ہے اس لئے کہ حسن بن علی بی بی عائشہ کی تراویح میں امامت کرتے تھے۔

جواب

ایک طرف محمد بن مقاتل اکیلے دوسری طرف امام سرخسی و برہان الدین وحسام الدین اور صحابہ میں ایک طرف اماں عائشہ دوسری طرف ان کے والد گرامی ابوبکر صدیق اور عمر وابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہم فیصلہ ظاہر ہے کہ اکیلی بی بی صاحب کا اجتہاد دوسرے اکابر صحابہ کے اجتہاد کے بالمقابل ناقابل قبول ہے جیسے اُصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

(۷) رمزالحقائق معروف عینی شرح کنزالدقائق میں ہے

وقال مشائخ بلخ تصح امامۃ الصبی فی التراویح والسنن والنوافل والمختار انہ لایصح فی جمیع الصلوات

اورمشائخ بلخ نے فرمایا کہ غیر بالغ کی امامت تراویح وسنن ونوافل میں جائز ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے۔

سوال

حضورﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک غیر بالغ صحابی نے بالغ بزرگ صحابہ کی امامت کی تھی تو اب کیوں ناجائز؟

جواب

تفصیل تو آئے گی انشاء اللہ یہاں اجمالاً سمجھ لیں کہ یہ مذہب دراصل شوافع کا ہے ان کی تقلید میں غیر مقلدین عمل کرتے ہیں اور ٹیڈی مجتہدین کو تو جہاں سے مطلب مل جائے حالانکہ ہم بار بار لکھتے چلے آرہے ہیں کہ ایک طرف عدم جواز کے قائل سیدنا ابوبکر وعمر وابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف ایک بچے کی بات خود سوچئے کہ حق کدھر ہوگا۔ تفصیل کا انتظار کیجئے

(۸) نورالہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اُردو میں مولوی وحیدالزمان لکھنوی (غیر مقلد) باب الامت میں لکھتا ہے کہ اور مروی ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ نہ امامت کرے لڑکا قبل احتلام فرض میں اور نہ غیر فرض میں اور ایسا ہی مروی ہے عامر اور مجاہد اور اشعث سے۔ سب کہتے ہیں کہ نہ امامت کرے لڑکا قبل احتلام کے اور ابراہیم نخعی نے کہ نہیں حرج ہے امامت کرے لڑکا قبل احتلام کے ماہ رمضان میں یعنی تراویح میں۔

ازالہ وھم

جواز کی نسبت حضرت اشعث کی طرف صحیح نہیں اس لئے کہ وہ تو عدم جواز کے قائل ہیں جیسا کہ قیام اللیل اور

مصنف ابن ابی شیبہ میں تصریح ہے وحید الزمان نے غلط لکھا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حوالہ لکھا اسی لئے اس کا تو ہم نا قابل قبول ہے۔

تحقیق انیق

حضرت علامہ بحر العلوم لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے ارکان اربعہ میں شوافع کے رد میں لکھا کہ نابالغ کی امت ابتدائے اسلام کا مسئلہ ہے جیسا کہ نابالغ امام کا اپنا بیان اس دعویٰ کی دلیل قوی ہے۔ واقعہ مع فیہا وما علیہا ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ انشاء اللہ

(۹) روی عن محمد بن المقاتل الرازی انه اجاز ذالك فی التروایح والاصح ان ذالك لایجوز عندنا لافی الفریضة ولا فی التطوّ (بدائع لابی بکر کاسانی)

یعنی محمد بن المقاتل رازی نے غیر بالغ کی امامت تراویح میں جائز فرمایا لیکن صحیح تر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے نہ فرائض میں نہ نوافل میں۔

تعارف کتاب صنائع اور اس کا مصنف رحمة الله علیه

صنائع مذہب احناف کی بہترین اور بے نظیر کتاب ہے۔ امام شامی جیسے محقق حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے بارے میں فتاویٰ شامی کتاب الطہارۃ میں لکھتے ہیں

هذا لكتاب جليل الشان لم ارله نظيراً فی كتبنا

یہ عظیم الشان کتاب ہے میں نے احناف کی تصنیف میں اس کی نظیر نہیں دیکھی

من المحققين الحنيفة

بدائع کے مصنف حضرت امام ابوبکر الکاسانی محققین حنفیہ سے ہیں۔

الحمدللہ احناف کے تمام محققین، مصنفین اور صاحبانِ فتاوے اس پر متفق ہیں کہ غیر بالغ کی امامت جائز نہیں نہ فرائض میں نہ نوافل میں نہ تراویح میں نہ جنازہ میں نہ عیدین میں وغیرہ۔

شرح فتاویٰ کے علاوہ بھی اس طرح ہے۔

(۱۰) صاحب قدوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو صاحب تخریج ہیں قدوری میں لکھتے ہیں

لایجوز للرجال ان یقتدو وابامراة والابصبی

بالغوں مردوں کو جائز نہیں کہ وہ عورتوں اور غیر بالغوں کی اقتداء کریں

(۱۱) علامہ علی حدادی نے جوہرہ نیرہ شرح قدروی زیرِقول لکھا کہ

واما الصبی فلا تجوز امامه للبالغین لانه متنفل وفی التراویح جوزه مشائخ بلغ وکذافی صلوٰۃ العیدین والکسوف والمختار انه لایجوز فی الصلوٰت کلھا۔

بہرحال نابالغ کی امامت نابالغین کے لئے ناجائز ہے اس لئے کہ نابالغ کی نماز فرضی بھی نفل ہے اور تراویح کے لئے مشائخ بلخ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے ایسے ہی نمازِ عیدین وکسوف اور مختار یہ ہے کہ کوئی نماز بھی نابالغ کے پیچھے ناجائز ہے۔

(۱۲) اسی جوہرہ شرح قدوری میں

سئل نصیر بن یحییٰ عن امامة الصبیان فی التراویح فقال یجوز اذا کان ابن عشر سنین وقال السرخسی الصحیح انه لایجوز لانه غیر مخاطب کالمجنون وانه ام الصبیان جاز لانهم علی مثال حاله وعن محمد بن مقاتل ان امامه الصبی فی التراویح وکان صبیاً کذافی الفتاوی وفی الهدایة امامة الصبی فی التراویح والسنن المطلقه جوزه مشائخ بلخ ولم یجوزه مشائخنا لان نفل الصبی دون نفل البالغ حیث یلزمه القضاء بالافساد بالاجماع والبینی القوی علی الضعیف

تراویح میں نصیر بن یحییٰ سے سوال ہوا کہ کیا غیر بالغ کی امامت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا جائز ہے جبکہ وہ دس سال کا ہوا اور امام سرخسی نے فرمایا صحیح ہے کہ ناجائز ہے جبکہ وہ دس سال کی طرح احکام بالغوں کی امامت کرے تو جائز ہے کیونکہ وہ بھی احکام میں اس جیسے ہیں اور محمد بن مقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ کی امامت تراویح میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی احکام میں اس جیسے ہیں اور محمد بن مقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ کی امامت تراویح میں جاکر جائز ہے اس لئے کہ امام حسن بن سیدنا علی رضی اللہ عنہما تراویح میں اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی امامت کرتے تھے حالانکہ آپ اُس وقت غیر بالغ تھے ایسے ہی فتاویٰ میں ہے اور ہدایہ میں ہے تراویح اور مطلق نوافل میں مشائخ بلخ نے امامت صبی جائز فرمائی ہے لیکن ہمارے مشائخ ناجائز بتاتے ہیں اس لئے کہ غیر بالغ کی نفل مرتبہ میں بالغ کی نفل سے کم ہے اس لئے کہ بالغ کو نفل توڑنے پر قضاء واجب ہے بخلاف غیر بالغ کے یہ مسئلہ اجماعی ہے دوسری خرابی یہ ہے کہ قوی کی بناء ضعیف پر نہیں ہوتی۔

(۱۳) کنزالدقائق میں ہے

وفسد اقتداء رجل بامرة اوصبی

اور مرد بالغ کی نماز عورت اور نابالغ کے پیچھے فاسد ہوجاتی ہے

(۱۴)شرح کنز میں ہے

مطلقاً ولو فی جنازہ ونفل

نابالغ کی امامت ہو مطلقاً ناجائز ہے نوافل ہو یا جنازہ۔

(۱۵)مستخلص الحقائق میں ہے

وفی التراویح اختلاف المشائخ والمختار عدم الجواز

تراویح میں مشائخ کا اختلاف ہے مختار عدم جواز ہے

(۱۶)کنوز الحقائق حاشیہ کنز الدقائق بحوالہ فتح المعین میں ہے

قوله او صبی مطلقا سواء کان فی التراویح او لنفل المطلق او غیرهما وقال الشافعی یجوز لماروی ان عمرو بن سلمة قدمه قومه وهو ابن ست او سبع وکان یصلی بهم ولنا قول ابن مسعود لایوم الغلام الذی لاتجب علیه الحدود عن ابن عباس حتی یحتلم وامامة عمرو لیست بمسموعنه منه علیه السلام وعند محمد یصح الاقتداء فی خلافتها الصلوات کلها۔

اس قول او صبی یعنی نابالغ کی امامت مطلقاً جائز ہے تراویح ہو یا نفل یا کوئی اور نماز اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جائز فرماتے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن سلمہ نابالغ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو ان کی قوم نے امام بنایا اُس وقت ان کی عمر چھ سات سال تھی اور وہ انہیں امام بن کر نمازیں پڑھاتے تھے۔ ہماری دلیل ہے حضرت ابن مسعود کا ارشاد کہ نابالغ امامت نہ کرے جبکہ اس پر حدود قائم نہیں ہو سکتیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غیر بالغ امامت نہ کرے جب تک بالغ نہ ہو اور حضرت عمرو بن سلمہ کی نماز حضور ﷺ کے حکم سے نہیں تھی امام محمد کے نزدیک فضل مطلق میں جائز ہے خلاف ابو یوسف مختار یہ ہے کہ اس کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے۔

(۱۷)مذہب احناف کے محقق مرغینانی صاحب ترجیح ہیں ہدایہ میں جو کہ متون میں سے ہے

اماالصبی فلانه متنضل فلا یجوز اقتداء المفترض به وهو الخلاف بین ابی یوسف وبین محمد والمختار انه لایجوز فی الصلوات کلها لان نفل الصبی دون فضل البالغ حیث یلزمه القضاء بالاجماع ولا یبنی القوی علی الضعیف ۔

(۱۸)ابن ہمام زیر قول مذکور فرمایا

ولم یجوز المشائخ البخاریون وقالو لا یجوز عندهم ومنهم من حقق الخلاف بین ابی یوسف ومحمد فی النفل المطلق فقالو لا تجوز بلاخلاف بین اصحابنا فی السنن وکذا فی النفل المطلق

عندابی یوسف ویجوز فیه عند محمد والمختار قول ابی یوسف۔

نابالغ کی امامت بالغوں کے لئے یوں ناجائز ہے کہ نابالغ کی فرض نماز بھی نفل ہے اسی لئے فرض والے کی نفل والے کے پیچھے اقتداء جائز نہیں ہاں مشائخ بلخ نے تراویح ونوافل سنن مطلقہ میں جائز فرمایا انہیں بعض نے امام ابویوسف وامام محمد کا اختلاف بھی ثابت فرمایا لیکن مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی اقتدا ناجائز ہے اس لئے کہ غیر بالغ کی نفل کا مرتبہ بالغ کی نفل سے کم ہے اس لئے نفل کے فساد پر بالغ کو قضاء واجب ہے نابالغ کو نہیں۔ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور قوی کی بناء پر ضعیت پر نہیں ہوتی اور ابن ہمام نے فرمایا نابالغ کی امامت مشائخ بخارا نے ناجائز کہا ہے بعض نے امام ابو یوسف وامام محمد کا اختلاف فرمایا اور فرمایا کہ نفل مطلق میں غیر بالغ بالکل ناجائز ہے اس میں ہمارے اصحاب احناف میں کسی کا اختلاف نہیں سنن ہوں یا نفل مطلق۔

فائدہ

احناف کے عام ائمہ محققین عدم جواز کے قائل ہیں اور جواز والے چند گنتی کے ہیں تو ان کا قول نا قابل عمل ہے۔

(۱۹) باب الامتہ فصل ثالث میں ہے

امامة الصبی المراهق یصبان مثله یجوز کذافی الخلاصة وعلی قول ائمه بلخ یصح الاقتداء بالصبیان فی التراویح والسنن المطلقة کذافی فتاویٰ قاضی خان والمختار انه لایجوز فی الصلوات کلها کذافی الهدایة وهو الاصح هکذا فی المحیط وهوقول العامة وهو ظاهر الروایة هکذا فی البحر الرائق ۔(الفتاویٰ العالمگیریہ)

مراہق نابالغ کی امامت اپنے جیسے نابالغوں کے لئے جائز ہے ایسے ہی خلاصہ میں ہے ہاں بلخ کے مشائخ کے قول پر جائز ہے کہ بالغ مرد اور عورتیں تراویح وسنن مطلقہ میں نابالغ کے پیچھے پڑھ لیں ایسے ہی فتاویٰ قاضی خان میں ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے ایسے ہی ہدایہ میں ہے اور یہی صحیح تر ہے ایسے ہی محیط میں ہے اور یہی ان فقہاء کا قول ہے اور ظاہر الراویہ یہی ہے اس طرح بحر الرائق میں ہے۔

فائدہ

عامۃ المشائخ اور ظاہر الروایۃ کی فقہاء کی ایسی زبردست اصطلاح ہے کہ ان کے بالمقابل دوسری روایات بمنزلہ منسوخ کے ہوتی ہیں اور سمجھدار انسان منسوخ احکام پر عمل نہیں کرتا مزید تحقیق آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۲۰) علامہ علاؤالدین صاحب ردالمختار نے فرمایا

لا یصح اقتداء رجل بامراۃ وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازۃ ونفل علی الاصح

مرد بالغ کی اقتداء، عورت وخنثی اور غیر بالغ کے پیچھے مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ جنازہ ہو یا نفل ہو۔

(۲۱) محقق شامی نے اسی جگہ پر شرح لکھی کہ

ومن ھذا ایظھر انہ لاتصح امامۃ فی الجنازہ ایضاً وان قلنا بصحتہ صلواتہ وسقوط الواجب بھاعن المکلفین لان الامامۃ للبالغین من شروط صحتھا البلوغ انہ لایجوز فی الصلوٰت کلھا وھو المختار۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نابالغ کی امامت نماز جنازہ میں بھی ناجائز ہے۔ اگرچہ ہم یہ کہہ دیں کہ نابالغ کی نماز صحیح ہے اور اس کی اقتداء میں مکلفین وبالغین سے وجوب ساقط ہوگیا۔ یہ اس قانون کے خلاف ہے کہ امامت کی ایک شرط بلوغ بھی ہے اس لئے نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے اور یہی مختار ہے۔

(۲۲) منیۃ المصلی میں ہے

واذا بلغ الصبی عشر سنین فام البالغین فی التراویح یجو ذو ذکر فی بعض الفتاویٰ انہ لایجوز وھو المختار

یہ لکھ کر فرمایا

والصحیح

اور جب لڑکا دس سال کا ہوا اور وہ بالغوں کی تراویح میں امامت کرائے تو جائز ہے لیکن فتاویٰ میں ہے کہ ناجائز ہے۔ یہی مختار اور یہی صحیح ہے۔

(۲۳) کبیری میں اس کی شرح میں لکھا

والصحیح قول البویوسف

اور صحیح امام ابویوسف کا قول ہے

(۲۴) عنایۂ شراح ہدایہ میں ہے

والمختار انہ لایجوز فی الصلوٰت کلھا

مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے

(۲۵) فتاویٰ رضویہ شریف میں سائل کے سوال میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ صحیح مذہب میں نابالغ بالغوں کی امامت نماز میں نہیں کرسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۱۴)

فتویٰ متفق علیہ

تمام احناف کے معتبر فتاویٰ کا یہی فیصلہ ہے کہ غیر بالغ بالغوں کی امامت نہیں کرسکتا فرائض ہوں یا تراویح ،نوافل ہوں یا جنازہ اہلسنت ۔ بریلوی علماء کے محققین مفتیوں کا بھی فیصلہ ہے اور دیوبندی اگرچہ عقائد میں وہابی ہیں لیکن حنفیت کا دم بھرتے ہیں اسی لئے ان کے مستند مفتیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ غیر مقلدین وہابی اور ٹیڈی مجتہدین اور نیم ملا کی اگر کوئی بات مان کر بضد ہے تو پھر سمجھ لے کہ مرنے کے بعد جہاں وہ وہاں تم۔ وما علینا الا البلاغ

قاعدہ فتویٰ

نیم ملا اور ٹیڈی مجتہدین عباراتِ فقہاء اور تصریحات احادیث سے دھوکہ جاتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں یہ بھی حضور ﷺ کا معجزہ ہے کہ صدیوں پہلے ایسے گمراہوں اور گمراہ کنندگان کی خبر دی تھی اور وہ یہی جہاں ہیں اس لئے کہ مفتی بہ جس پر فتویٰ اور قابل عمل کے قول کے علاوہ کسی عام قول پر فتویٰ دینا یا عمل کرانا گناہ ہے اور وہ گناہ فتویٰ دینے والے اور عالم طور مسئلہ بتانے والے کے اعمالنامہ میں لکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ میں سے بہت بڑے محققین بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکابر صحابہ فتویٰ دینے سے گھبراتے تھے۔ امام شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب فتاویٰ کی تین کتب یا کم وبیش کی تصریح پر بھی فتویٰ نہ دے جب تک موثوق بہ قول کا یقین نہ ہوجائے۔ فقیر عباراتِ فقہاء لکھنے سے پہلے مفتی بہ قول کے الفاظ عرض کردے تاکہ کوئی نیم ملا ٹیڈی مجتہد کے غلط راہ نہ لگ جائے۔

الفاظ مفتی بہ

تمام فقہاء محققین اور علماء محدثین رحمہم اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ نابالغ کی امامت میں بالغ مرد وعورت کی نماز نہیں ہوگی۔ کبیری وجوہرہ وہندیہ خزانۃ العلوم وخزانۃ المفتین ودیگر فتاویٰ اور کتب معتبرہ فقہ میں لفظ الاصح واقع ہوا ہے اور درالمختار ومحیط وعالمگیر وبدائع ومبسوط سرخسی وابوالمکارم شرح مختصر وقایہ وفتاویٰ کبیرہ وغیرہ میں لفظ

والمختار انہ لایجوز

مختار مذہب یہ ہے نابالغ کی اقتداء ناجائز ہے

اور جوہرہ وہدایہ وفتح القدیر وعالمگیر وشامی باب امامت اور منیۃ المصلی ومتخلص الحقائق وعنایۃ وفتح المعین حاشیہ ملا مسکین وکنوز الحقائق ومراقی الفلاح وملا مسکین بر کنز الدقائق وابو السعود رومی حاشیہ ملا مسکین ومنحۃ الخالق وعمدۃ الرعایۃ وعینی بر کنز الدقائق وفتاوی کبیر وابو القاسم حاشیہ شرح وقایہ وغیرہ میں فتوی کی تصریح ہے اور فن افتاء میں یہی لفظ سب سے زیادہ موکدہ ہے۔ منحۃ الخالق از نہر الفائق نقل کرکے لکھا کہ تراویح میں نابالغ کی امامت بالاجماع ناجائز ہے چنانچہ فرمایا

اما التراویح فلا یجوز اجماعاً

بہرحال تراویح تو بالاجماع ناجائز ہے

اور فتاوی کبیر از ابو القاسم حاشیہ شرح وقایہ از خلاصۃ الفتاوی میں لکھا کہ وہ بہ ناخذ۔ (ہم اسی قول کو لیتے ہیں) یہ الفاظ بھی اجماع پر دلالت کرتے ہیں۔

عذر ھائے لنگ یعنی لنگڑے عذر

نیم ملا اور وہابیہ غیر مقلدین اور ٹیڈی مجتہدین جواز کے مندرجہ ذیل دلائل قائم کرتے ہیں کچھ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ادھار کھاتہ ہے کچھ انکا زعم فاسد۔

(۱) غیر بالغ صحابی نے نماز پڑھائی بالغ مرد صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے پیچھے نماز ادا کی حضور ﷺ نے بھی نہ روکا۔

(۲) امام حسن مجتبیٰ بن امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ غیر بالغ بچے تھے انہیں امام بنا کر ایسے اپنے غلام کو ان کو ام المومنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین تراویح کی نماز ادا فرماتی تھیں۔

(۳) احناف کے مشائخ بلخ سمرقند، بخارا ومشائخ عراق نصیر بن یحییٰ حنفی امام اور امام محمد بن المقاتل رازی حنفی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک نابالغ کی امامت جائز ہے اتنی بڑی کثیر التعداد احناف ائمہ وعلماء کو ٹھکرا کر عدم جواز کی رٹ لگانا کہاں تک صحیح ہے۔

جوابات

غیر بالغ صحابی کی امامت سب سے زیادہ قوی اور مضبوط دلیل سمجھی جاتی ہے حالانکہ اس میں دلیل صریح نہیں اجتہادی ہے۔ اصل حدیث ملاحظہ ہو

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ طیبہ کے راستے میں ایک جگہ رہا کرتے تھے وہاں کے آنے جانیوالے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جو مدینہ منورہ سے واپس آتے ہم ان سے حالات پوچھا کرتے تھے

لوگوں کا کیا حال چال ہے جو صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی کیا خبر ہے؟ وہ لوگ حالات بیان کرتے وہ کہتے ہیں مجھ پر وحی آتی ہیں یہ آیتیں نازل ہوئیں یہ کم عمر بچہ تھا وہ جو بیان کرتے میں اس کو یاد کرلیا کرتا اسی طرح مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن شریف یاد ہوگیا تھا۔ عرب کے سب لوگ مسلمان ہونے کے لئے مکہ والوں کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو ہر جماعت اسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئی میرے باپ بھی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ ساری قوم کی طرف سے قاصد بن کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کو شریعت کے احکام بتائے اور نماز سکھائی، جماعت کا طریقہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو تم میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لئے افضل ہے چونکہ آنے والوں سے آیتیں سن کر ہمیشہ یاد کرلیا کرتا تھا اس لئے سب سے زیادہ حافظ قرآن میں ہی تھا۔ سب نے تلاش کیا تو مجھ سے زیادہ حافظ قرآن کوئی بھی قوم میں نہ ملا تو مجھ کو ہی اُنہوں نے امام بنایا میری عمر اُس وقت چھ سات سال کی تھی جب کوئی مجمع ہوتا یا جنازہ کی نماز کی نوبت آتی تو مجھ کو ہی امام بنایا جاتا۔

(بخاری و ابوداؤد)

جواب ۱

حدیث شریف بہمہ پہلو سے صرف اتنا ظاہر ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے نابالغ کی امامت کا حکم نہیں فرمایا نہ صراحۃً نہ کنایۃً صرف ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی اور امامت کا اہل نہ پا کر اس کے اس ارشاد سے اجتہاد کیا کہ جس کو تم میں سے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لائق ہے اور نہ ہی کسی اور حدیث شریف میں نابالغ کی امامت کا فرمان نبوی ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً تو اجتہادات صحابہ قابل قبول ہیں لیکن ترجیحات ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہوتی ہے جو علم و عمل اور فقاہت میں فائق ہوں جیسے یہاں حدیث ہذا کے مجتہدین وہ صحابہ ہیں جن کے اسماء تک معروف نہیں اور ہمارے مؤقف کے مجتہدین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ ہیں اسی قاعدہ پر احادیث مختلفہ البیان سے فقہ اسلامی چل رہی ہے۔

جواب ۲

حدیث شریف میں وضاحت موجود ہے کہ یہ امامت غیر بالغ فتح مکہ کے فوراً بعد کو ہوئی اس کے بعد کافی عرصہ مسائل و احکام کا ترتیب ہوتے رہے۔ مانا کہ صحابہ کرام کے اجتہاد سے جواب مل سکتا ہے لیکن ان کا اجتہاد دائمی نہ رہا کیونکہ ان کے اس واقعہ کے بعد کہیں پتہ نہیں چلتا کہ اُنہوں نے ہمیشہ غیر بالغ امام کے پیچھے پڑھی بلکہ ان کے اس دفعہ

پڑھنے کے بعد غیر بالغ کی امامت کی مجہولیت بتاتی ہے کہ اُنہوں نے اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل یا ان سے سن کر اجتہاد کو کالعدم منسوخ کی طرح بنادیا اور ہے بھی یوںہی کہ احادیث مبارکہ کے ماہر کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام نہ صرف اپنے اجتہادات بلکہ جو روایات حضور ﷺ سے سنیں اور پھر اکابر صحابہ کرام سے ان کا نسخ یا خلافِ عمل پایا تو اجتہادات اور روایات پر عمل گناہ سمجھا اس لئے کہ قاعدہ ہے منسوخ و متروک العمل روایت پر عمل کرنا گناہ ہے۔اس کی تفصیل آئیگی انشاء اللہ

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جوابات

(۱) حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام بنانے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ وہ غیر بالغ تھے تاریخ میں ان کے بلوغ و غیر بلوغ کی تصریح نہیں۔

(۲) مانا کہ وہ غیر بالغ تھے کہ یہ بھی اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منجملہ اجتہادات سے ہے لیکن ان کے اجتہاد کا موازنہ مذکورہ بالا شخصیات سے کرلیں درجنوں مسائل پر ان کے اجتہاد سے عمل نہیں جبکہ ان کے بالمقابل مذکورہ شخصیات میں سے بی بی سے بعض ایک بزرگ ہوں۔

(۳) سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا امام بنانے والی روایت سنداً صحیح نہیں اگر ہو تو اس کا وہی جواب ہے جو مذکورہ یعنی ان کا اجتہادی امر تھا۔

فائدہ: روایت سنداً صحیح ہوجائے تو روافض کی رو میں خوب ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اہل بیت سے کتنا پیار تھا کہ باوجود یہ کہ آپ کے بھائی، بھتیجے، بھانجے بھی تو حافظ القرآن اور امامت کے لائق تھے لیکن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیح دی یہ ان سے پیار محبت کی دلیل ہے۔

مشائخ احناف کے اقوال سے استدلال کے جوابات

(۱) جتنی عبارات ہم نے نقل کی ہیں یا ان کے علاوہ جہاں بھی لفظ مشائخ اس بحث میں واقع ہوا ہے ان سے مشائخ سمرقند اور بخارا اور مشائخ عراق ہیں۔(قاضی خان) اور وہ بھی بعض کیونکہ مجوزین مشائخ کی تصریح جہاں بھی ہم نے نقل کی یا ان کے علاوہ اور کتب فقہ میں ہے ان میں لفظ عامۃ المشائخ واقع ہے چنانچہ یہ قاعدہ مقدمہ شرح وقایہ و ردالمحتار (شامی) میں موجود ہے۔اس تحقیق کے بعد خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اکثریت کے سامنے بعض کے قول کی وقعت کیا ہے اگر یہی بات مخالفین کی مان لی جائے تو پھر اسلام کے اکثر مسائل و احکام کو خدا حافظ کہنا پڑے گا حالانکہ ماہرین فقہ نے یہی

ضابطہ لکھا کہ جہاں اکثر واقل کے اقوال جمع ہوجائیں تو ترجیح اکثریت کو ہوگی چنانچہ امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ردالمختار جلددو کتاب القضاء میں ترجیح فرماتے ہیں

وھذا ووجہ من وجوہ الترجیح

ترجیح کے وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے

یعنی اکثر کا قول لیا جائے اور بعض کا قول چھوڑ دیا جائے۔

ہمارے دور کے ٹیڈی مجتہدین پروفیسر، ڈاکٹر، وکلاء اور نئی تہذیب کے دلدادگاں، علامے اسی بیماری میں مبتلا ہیں اور یہ راستہ انہیں مودودی نے گھڑ دیا ہے اور اس کی بنیاد غیر مقلدین بھی اور ان سے پہلے اہل ہوا مبتدعین اسی حربے کو استعمال کر کے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے تھے۔

جواب ۲

ہمارے فقہائے احناف رحمہم اللہ کے شراح و محشین کی عادت رہی ہے وہ ہمہ قسم کے اقوال و روایات شاذہ وغریبہ ونوادر اپنی تصنیفات میں درج فرماتے کہ محققین ہمہ اقوال پر نظر رکھ کر یقین کرے کہ اقوال و روایات نا قابل عمل ہیں آخر میں وہ قول نقل فرماتے جو احناف کا مفتی بہ ہے جیسا کہ فقیر کی عبارت نقل کردہ اور دیگر عبارات پر غور فرمالیں مثلاً جوہرہ نیرہ شرح قدوری میں نصیر بن یحییٰ کا قول نقل کر کے ان سے مافوق بلکہ رئیس الحنیفہ امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لکھا کہ

والصحیح انہ لایجوز

صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کو دیکھ لیں کہ حنفیت کے علاوہ دوسرے مذاہب کے اقوال نقل کر کے اپنے مذہب کو لکھ کر پھر خوب اس پر دلائل قائم فرماتے ہیں اس سے ہمارے احناف کے تحقیقی میدان کا دوسرے مذاہب پر خوب رعب تھا لیکن افسوس جہالت ہمارے سر پر چڑھ گئی اور ٹیڈی مجتہدین کو اس سے فائدہ اُٹھا کر سرمایہ داروں میں اثر و رسوخ پیدا کر کے پھر انہیں خوش کرنے کے لئے اپنی من مانی کرنے پر ایسے مختلف اقوال سے استدلال کرتے یا کم از کم بطور حوالہ پیش کردیتے ہیں۔

جواب ۳

ہماری نقل کردہ روایات میں مشائخ کے علاوہ دو ائمہ کے اسماء آئے ہیں۔ مشائخ کا جواب اُوپر مذکور ہوا اب

دوائمہ کی کہانی سنئے۔نصیر بن یحییٰ ہمارے ائمہ کبار یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد کے شاگردوں کے شاگرد ہیں ان کے قول پر کسی نے فتویٰ نہیں دیا بلکہ ان کے بالمقابل ان سے فقہ میں عدیم النظائر ائمہ کے فتاوی موجود ہیں۔

جواب ٤

محمد بن مقاتل رزای رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی اسی طرح ہے اس لئے کہ موصوف بھی ہمارے ائمہ کبار کے شاگردوں کے شاگرد ہیں علاوہ ازیں ان کی عبارت پر مخالفین نے غور ہی نہیں فرمایا جہاں بھی ان کا قول منقول ہے لفظ عن سے ہے نہ کہ عند سے۔

عن و عند میں فرق

فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کی اصطلاح میں عند کا لفظ کسی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے چنانچہ بار ہا سب پڑھتے ہیں کذلک عند حنفیہ وغیرہ وغیرہ اور عن نقل مذہب وقول کی دلیل میں عام ہے۔عن فلاں بن فلاں وغیرہ (یہ قاعدہ مع امثلہ مقدمہ شرح وقایہ وعنایہ وفتح القدیر وغیرہ میں ہے)

خاتمہ

فقیر اس بحث میں فقہاء کرام کے فیصلے عرض کرتا ہے اس سے نہ صرف نابالغ کی امامت کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ ٹیڈی مجتہدین کے تمام حربے ناکام ہونگے۔انشاء اللہ

ضابطہ فتویٰ

فقہاء کرام کی تصانیف میں دو قسم کی عبارات ہوتی ہے۔

(۱) ظاہر الراوایۃ (۲) اقوال العلماء والمشائخ

جب ان دونوں میں تعارض ہو تو ظاہر الروایہ کی طرف رجوع واجب ہے جیسے نابالغ کی امامت کے بارے میں دونوں طرح کی عبارات ہم نے نقل کر کے ظاہر الروایۃ کی ترجیح دیتے چلے آئے اس قاعدہ کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں

(۱) ابن نجیم مصری بحر الرائق مصرف زکوٰۃ میں لکھتے ہیں

اذا اختلف التصحیح واجب الفحص عن ظاھر الروایۃ والرجوع الیھا۔

جب تصحیح مسئلہ میں اختلاف ہو تو ظاہر الروایۃ کی تلاش اور اس کی طرف رجوع واجب ہے۔

(۲) یہی ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ اسی کتاب بحر الرائق کے باب القضاء میں لکھتے ہیں

ماخرج عن ظاھر الروایۃ فھو مرجوع عنہ وانہ المرجوع عنہ لیس قولاً لہ

جو مضمون ظاہر الروایۃ سے خارج ہو وہ مرجوع عنہ ہے یعنی اس قول سے امام صاحب نے رجوع فرمالیا تھا اور رجوع عنہ

امام صاحب کا قول ہی متصور نہ ہوگا۔

(۳) مولانا سراج مہندی رحمۃ اللہ علیہ توشیح شرح ایہ میں لکھتے ہیں

مارجع عنه المجتهد لايجوز الاخذبه (کمافی الشامی)

جس قول سے مجتہد رجوع فرمالے اس پر عمل ناجائز ہے جیسا کہ شامی میں ہے

(۴) حضرت شیخ شرنبلانی عقدالفرید فی جواز التقلید ہیں اس قاعدہ علت بتاتے ہیں

لکون المرجوع صار منسوخاً

اس لئے کہ مرجوع قول منسوخ ہوجاتا ہے۔

(۵) امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ شامی جلد اول میں لکھا کہ

ینبغی عدم الحدول عن ظاهر الرواية سے عدول نہ کرنا واجب ہے اس پر بے شمار حوالہ جات پیش کئے جاسکتے ہیں اختصار کے پیش نظر اتنا کافی ہے۔

منسوخ پر عمل کرنے کا حکم

منسوخ قرآنی ہو یا حدیثی یا اجتہادی اس پر عمل کرنا گمراہی اور سخت گناہ۔اس قاعدہ کی تصریحات وعیدات ملاحظہ ہوں۔

(۱) بحرالرائق درمختار سے نقل کرکے فرمایا

والفتيا بالقول المرجوع جهل دخرق لااجماع

مرجوع قول پر فتویٰ دینا جہالت اور اجماع کی مخالفت کرنا ہے

(۲) ابراہیم مداری محشی درالمختار فرماتے ہیں

واولىٰ من هذا بالبطلان الافتاء بالقول المرجع عنه

یہ بہتر ہے کہ قول مرجوع عنہ پر فتویٰ دینا باطل ہے

(۳) علامہ ابن قطلو بغا ابن ہمام کے تلمیذ عزیز تصحیح القدوری فتاویٰ ولوالجیہ سے نقل کرکے لکھتے ہیں

اعلم ان من يكتفى ان يكون فتوىٰ او عمله موافقا لقول اووجه فى المسئلة ويعمل بماشاء من الاقوال واوالوجوه من غير نظر فى الترجيح فقد جهل وخرق الاجماع

جان لو کہ جو اس بات پر اکتفاء کرتا ہے کہ اس کا نظریہ کسی ہی اقوال یا وجہ کے موافق ہوجائے اور ترجیح کا خیال نہیں رکھتا تو

وہ جاہل ہے اور اجماع کا مخالف مقدمہ شرح وقایہ میں لکھا کہ شامی جلد اول میں ہے

وقد مر ان القول الضعیف فی حکم المنسوخ وان الحکم به جهل وخرق للاجماع

اور بار ہا گزرا کہ ضعیف قول (فقہاء) منسوخ کے حکم میں ہے اور اس پر حکم لگانا (عمل کرنا) جہالت اور اجماع کے خلاف ہے۔

طالبانِ حق

جس طرح کہ سب کو معلوم ہے کہ احکامِ منسوخہ پر بوقت ضرورت بھی عمل نہیں کیا جا سکتا مثلاً گدھا کی حلت منسوخ ہوگئی اب مہنگائی کے دور میں کوئی کہے کہ اس کی حلت احادیث میں جب موجود ہے اور ضرورت سخت ہے اس لئے مہنگی بکرے کے گوشت کے بجائے اپنے گھر کا سستا گدھا کھالیا جائے تو کوئی سنجیدہ انسان ایسی حرکت نہ کرے گا بلا تمثیل یوں سمجھ لیں کہ تراویح کے لئے رمضان المبارک میں حفاظ کرام کا ملنا مشکل سے مشکل تر ہو جاتا ہے اپنا ننھا حافظ موجود ہے تو کسی کی محتاجی کیوں۔ اس کے لئے بھی یہی کہا جائے گا کہ فقہاء کرام کی ظاہر الروایۃ سے جواز والی روایت کو منسوخی کر چکی ہیں اب کسی کے کہنے پر منسوخ حکم پر عمل کرنا ایسے ہی گدھے کا گوشت۔

فیصلہ شافعی المذہب

حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی متوفی ۲۰۴ کتاب قیام اللیل صفحہ ۲۰ میں کلام طویل کے بعد فیصلہ فرمایا کہ

والذی اقولبه فی هذا الباب ان الاغلب فی امر الصبیان انهم لا یتعاهدون طهارة ابدانهم وثیابهم والطهارة للصلوٰة علی مایجب ولایعرفون سنن الصلوٰة والالینة ولا الا اخلاص لها ولا الخشوع فیها فاکره ان یتخذ امامهم

اس بارے (نابالغ) کی امامت میں کہتا ہوں کہ عموماً بچوں کی عادت ہے کہ جسم اور کپڑے کی پاکی پلیدی کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی طہارت کے وجوب کی ادائیگی کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی نماز کے طریقے سمجھتے ہیں اور نہ ہی انہیں نیت کا خیال ہوتا ہے اور نہ اس کے اخلاص کی انہیں خبر ہوتی ہے اور نماز کے خشوع سے تو بالکل نادان ہوتے ہیں اسی لئے میں تو مکروہ سمجھتا ہوں کہ ان کی امامت جائز کہوں۔

خوب سے خوب تر

امام مروزی نے شافعی المذہب ہو کر خوب اور بہترین فیصلہ فرمایا غیر مقلدین کو ان کی قیام اللیل پر بڑا ناز ہے تو

اسی قیام اللیل میں نابالغ کی امامت کے عدم جواز پر عقلی دلیل بھی قائم کردی اور یہ بھی حق اس لئے کہ نماز بچوں کا کھیل نہیں معراج المؤمنین ہے۔اس امام کا بچہ نہیں جوان چاہیے اور امام مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فطرت بچگان کی ترجمانی کی ہے اور فقہ کا جوہر بتایا ہے کہ قوانین وضوابط عموم پر چلتے ہیں نہ کہ خواص پر اسی لئے کوئی یہ نہ کہے کہ تمام بچے تو ایسے نہیں ہوتے فقہ کا ماہر جانتا ہے کہ اگر خصوصی لحاظ رکھا جائے تو مسائل کا استنباط کس طرح ہو۔

آخر عقلی دلیل

غیر بالغ احکام شرع کا مکلف نہیں یوں سمجھئے کہ اس کا خزانہ اسلام کے رجسٹر پر اس کا کھاتہ نہیں اس کی ہر نیکی ماں باپ یا اس کے مربی کے کھاتہ میں جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ نماز توڑ دے،غلط پڑھے اس پر مواخذہ نہیں جب امام بنے گا اس کے پیچھے بالغ نماز پڑھے گا تو اس کی نماز اس لئے نہیں کہ جب اس کا اپنا کھاتہ نہیں ہے تو تمہاری نماز کا امام ضامن ہے جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اور ضامن عنداللہ بالغ بن سکتا ہے اور تمہاری تعزیرات میں بھی یہی قاعدہ ہے تو تم نے بالغ کو بارگاہ حق میں ضامن پیش کیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت مانی ہی نہیں اگرچہ تم اپنی غلط خیالی سے سمجھ رہے کہ ہماری ضمانت ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ قیامت میں اس نماز کا حساب لے گا اور تم کہو گے ہمارا ضامن ۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تو ضامن بن ہی نہیں سکتا جیسا کہ میرے محبوب ﷺ نے آگاہ فرمایا تھا تم نے میرے محبوب ﷺ کے فرمان کی قدر نہ کی۔ اب اس نماز کا حساب دو جو ضامن کے بغیر ادا ہوئی۔غور فرمائیے کہ آپ نے نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھی سالم مہینہ دکھ بھی اُٹھایا لیکن ثواب کے بجائے کل عذاب میں مبتلا ہوگئے تو پھر کیا کرو گے۔

(۳) امام قوم کا نمائندہ ہوتا ہے جیسے ظاہری حکومتیں غیر بالغ کو نمائندہ نہیں مانتی ۔احکم الحاکمین کی بارگاہ تمہاری حکومتوں سے ہر طرح سے بالاتر ہے۔

(۴) امام تمام مقتدیوں کا بوجھ سر پر رکھتا ہے گویا وہ انجن ہے اور مقتدی ڈبے تو تمہاری گاڑی ایسے کمزور انجن سے خاک چلے گی جو فطرتی طور پر نہایت کمزور ہے اسی لئے تو اسے اللہ تعالیٰ نے بلوغت تک مہلت دی ہے کہ وہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کرے۔

سن بلوغ

اس کے لئے اصل تو یہ ہے کہ اسے انزال ہو لیکن یہ تو وہ خود بتائے گا جب اسے احتلام سے معلوم ہوگا یا شادی شدہ ہو تو اسی لئے فقہاء کرام نے سن بلوغ پندرہ سال کامل مقرر کی ہے لیکن بعض ممالک سخت گرم ہوتے ہیں تو ایسے

ممالک یا گرم مزاج بچوں کی سن بلوغ مدت بارہ سال ہے لیکن اس بچے پر منحصر ہے کہ وہ مذکورہ علامت کے تحت دعویٰ کرتا ہے تو مان لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

نوٹ: بارہ سال والی بات کمزور بھی ہے اس میں پہلی بات تو وہی کہ لڑکا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بلوغت کی حیثیت بھی بتائے اور ساتھ اس کے ہجولی بھی اس سن میں بالغ ہو چکے ہیں۔ (درمختار، بہار شریعت شریف ملخصاً)

فیصلہ

بلوغت کا عام قاعدہ پندرہ سال ہے ایک دن بھی کم ہوگا تو احکام کا ترتب نہ ہو سکے گا۔ لڑکی کی بلوغت ۱۲ سال بصورت دیگر نو سال اس کے لئے بھی اصل وہی ہے کہ ایام ماہواری شروع ہوں وغیرہ وغیرہ۔

تمت بالخیر

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان